محدث العصرؒ کا درسِ حدیث

امتیاز اور خصوصیات

انہوں نے اپنے شیخ کی پیروی میں ترمذی شریف کو فقہ وحدیث کے جملہ مباحث کا محور بنا دیا

مفکرِ اسلام، قائدِ جمعیۃ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہٗ

حقائق السنن شرح جامع السنن للترمذی شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے علوم و معارف اور محدثانہ افادات کا عظیم شاہکار اور ان کے علم و فن کی آئینہ دار ہے۔ بے نظیر ابحاث، نفیس تحقیقات، روایت و درایت اور حدیث و فقہ کے لحاظ سے ایک ممتاز شرح، مشکلاتِ علوم کا حل صاحبِ افادات کے دروس کا طرۂ امتیاز تھا جس کی ایک جھلک "حقائق السنن" میں بتمامہ موجود ہے۔ جلد اول کے دیباچے میں جانشینِ شیخ الحدیث قائدِ جمعیۃ مفکرِ اسلام حضرت العلامہ مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہٗ آپ کی محدثانہ جلالتِ قدر، پس منظر اور درسی خصوصیات و امتیازات پر اپنے بہار آفرین قلم سے روشنی ڈالتے ہیں۔ ذیل میں وہی تحریر پیشِ خدمت ہے ——— (ادارہ)

الحمد للّٰہ وکفٰی وسلامٌ علٰی عبادہ الذین اصطفٰی۔

للّٰہ الحمد ہر آں چیز کہ خاطر می خواست
آخر آمد ز پسِ پردۂ تقدیر پدید

الحمد للّٰہ کہ اہلِ علم کی دیرینہ تمناؤں اور آرزوؤں کی تکمیل حضرت سیدی و والدی استاذنا الکرم محدثِ جلیل شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہٗ کے درسِ ترمذی شریف کے یادگار امالی و افادات "حقائق السنن شرح جامع السنن" کی شکل میں ہو رہی ہے۔ خدام علوم نبویہ، مشتاقانِ درسِ ترمذی اور طلبۂ دورۂ حدیث بالخصوص فضلاء دارالعلوم حقانیہ کو ایک عرصہ سے ان جواہراتِ حدیث کا نہایت شدت سے انتظار تھا، مگر کل امرٍ مرھونٌ باوقاتہٖ — آج ہم گنہگار اس قابل ہوئے کہ اللہ تعالیٰ کے بے پایاں فضل و کرم سے اس کی جلد اول ملتِ اسلامیہ کے سامنے پیش کر سکیں۔

محدثین دارالعلوم دیوبند اور ان کے تتبع میں برصغیر کے اکثر مدارس میں صحاحِ ستہ اور دورۂ حدیث پڑھاتے وقت اساتذۂ حدیث، حدیث سے متعلق فنی مباحث، فقہی تشریحات، بیانِ مذاہب، ترجیح راجح، نقدِ رجال کا تفصیلی جولانگاہ امام ترمذیؒ کی جامع السنن کو بناتے ہیں اور جملہ تفصیلی مباحث زیادہ تر اسی کتاب میں بیان فرماتے ہیں۔ اور اس میں شک نہیں کہ امام ترمذیؒ کے ذکاوتِ طبع، جودتِ فکر، غضب کا حافظہ، وفورِ علم اور فقاہت نے ہر دور میں اس جلیل القدر کتاب کو محدثینِ کرام اور شارحینِ حدیث کے اس اعتناء و اہتمام کا مستحق قرار دیا ہے۔ اور حسنِ ترتیب، جامعیت و اختصار، بیانِ مذاہب، استنباطِ مسائل، درجۂ استناد کی تعیین، مبہم یا غیر معروف رواۃ کا تعارف یا علت اضطرابِ سند کی وضاحت، ترجمۃ الباب کا تناسب اور سہل ہونا، تمام روایات کا کسی نہ کسی کے ہاں معمول بہ ہونا اور ایسے دیگر بے شمار مزایا و فضائل ہیں جس کی وجہ سے جامع ترمذی ہر دور میں اکابرِ امت کے ہاں نہایت اہمیت کی حامل رہی ہے اور اس کی بے شمار شروح و حواشی تعلیقات و تخریجات لکھی گئی ہیں۔

دارالعلوم حقانیہ کے قیام کے ساتھ ہی حق تعالیٰ کو یہ منظور ہوا کہ حضرت شیخ الحدیث مدظلہٗ دیگر علومِ عقلیہ اور فنونِ عالیہ (جس کی تدریس کا انہیں خصوصی ملکہ اور طویل تجربہ تھا) سے یکسر کنارہ کش ہوں اور دورۂ حدیث کو اپنی تمام تدریسی صلاحیت تعلیمی اور مطالعاتی مشاغل کا محور بنا لیں۔ چنانچہ دورۂ حدیث کی اکثر کتابیں اُن ہی سے متعلق رہیں۔ اور حضرت نے اپنے اکابر بالخصوص اپنے استاذ شیخ العرب والعجم مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہٗ کی پیروی میں ترمذی شریف کو فقہ و حدیث کے جملہ مباحث کا محور بنایا کہ وہ اسی سرچشمۂ رشد و ہدایت سے فیضیاب تھے۔ حضرت شیخ الاسلام مولانا مدنی قدس سرہٗ نے اپنے شیخ حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ سے اور حضرت شیخ الہند نے اپنے شیخ حضرت مولانا

محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ سے ۔۔۔۔۔ علیٰ ھذا ۔۔۔۔ آخر تک سینہ بسینہ یہ علوم منتقل ہوتے رہے اور ہر شیخ اپنے اکابر کے فیوضات وعلوم کو صحاح ستہ بالخصوص ترمذی شریف کے دورانِ درس تلامذہ و مستفیدین کو منتقل کرتے رہے۔ وجعلها كلمةً باقيةً في عقبه۔

حضرت شیخ الحدیث نے بھی جامع ترمذی کے افادات وتشریحات کو اپنے شیخ مولانا مدنی ؒ سے اپنے سینہ میں محفوظ کیا، دل ودماغ میں جذب کیا اور حتی الوسع سفینہ میں بھی منتقل کرتے رہے، پھر انہی علوم کو اپنے طویل اور وسیع مطالعہ، شبانہ روز محنت اور خداداد صلاحیت کے ساتھ دارالعلوم حقانیہ کے تلامذۂ دورۂ حدیث تک پہنچایا۔ اس طرح درحقیقت یہ امالی اور معارف مذکورۃ الصدر اکابر بالخصوص شیخ مدنی ؒ کی نسبتوں اور فیوضات وافادات ہی کا مجموعہ ہیں جو "حقائق السنن" کے پیرایہ میں جلوہ گر ہو رہی ہیں اور حضرت شیخ الحدیث کے تقریباً نصف صدی کے عرصۂ تدریس، طویل مطالعہ، غور وفکر اور تشریح وتفصیل نے انہیں نورٌ علیٰ نور بنا دیا ہے۔ اکابر کے ان تمام علوم کتاب وسنت کا مصدر ومنبع مشکوٰۃ نبوت ہے جو ہر زمانہ میں عشق ومحبت سے معمور، یقین وصداقت سے منور، حکمت ومعرفت اور بصیرتِ باطنی سے آراستہ سینوں سے گذرتے ہوئے ہم تک پہنچ رہے ہیں، گویا کہ صورتِ حال وہی ہے کہ كمشكوٰة فيها مصباحٌ المصباح في زجاجة الزجاجة كأنها كوكبٌ دريٌّ۔ (الآیۃ)

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے اس دور میں تدریسِ حدیث کے ان تمام شرائط وآداب اور خصوصیات کو شدت سے اپنایا جیسا کہ ان کے سلف اور اساتذہ ومشائخ کے ہاں معمول تھا۔ ان کے درسِ حدیث کی ان خصوصیات اور امتیازی اوصاف کا اصل اندازہ تو وہی حضرات لگا سکتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے تلمذ اور ان سے استفادہ کا موقع دیا۔ تاہم بے جا نہ ہوگا اگر بطور نمونہ اشارۃً چند خصوصیات کا ذکر کر دیا جائے جن کا جلوہ پیشِ نظر کتاب میں بھی دکھائی دیتا ہے۔

○ حضرت کے درس کا ایک نمایاں وصف یہ ہے کہ وہ فنِ حدیث کے ادق سے ادق مباحث بھی پوری تفصیل واستقصاء کے ساتھ ایسے آسان، شستہ انداز اور سلجھے ہوئے پیرایہ میں بیان کرتے ہیں کہ غبی سے غبی طالب علم بھی اس سے محروم نہیں رہتا، آپ پوری دلجمعی سے زیرِ بحث مسئلہ کو پیرائے بدل بدل کر اس وقت تک بیان کرتے رہتے ہیں جب تک انہیں پورا اطمینان نہ ہو کہ طلبہ موضوع کے تمام اطراف کو ذہن نشین کر چکے ہیں۔

○ حدیث کے تمام متعلقات، صرفی، نحوی، بلاغتی مباحث، فنی تفصیلات، متن وسند کے ہر ہر جز کی تشریح پھر بیانِ مذاہب اور ترجیح مذہب۔ الغرض حدیث کے تمام اطراف وجوانب پر اس شرح وبسط سے روشنی ڈالتے ہیں کہ کوئی گوشہ تشنۂ تکمیل نہیں رہتا اور یہ ہمہ جہت افادات آگے چل کر دورۂ حدیث کی دیگر تمام کتابوں میں بھی طلبہ کو بے نیاز کر دیتی ہیں۔

○ ائمہ اربعہ کے مذاہب بالتفصیل بیان فرما کر نہایت کشادہ دلی سے ان کے دلائل کا ذکر کرتے ہیں، پھر مسلکِ حنفیت کی ترجیح میں ایک ایک دلیل کا معقول اور شافی جواب دیتے ہیں اور بظاہر مخالفِ مذہب روایات کی ایسی لطیف توجیہات فرماتے ہیں کہ مسلکِ حنفیہ کا اقرب الی الحدیث ہونا دل ودماغ میں راسخ ہو جاتا ہے، پھر اس ساری بحث میں سعی یہ ہوتی ہے کہ حتی الوسع زیرِ نظر مسئلہ میں زیادہ سے زیادہ روایات میں تطبیق وتوافق ہو جائے اور مہما امکن سب روایات معمول بہ ہو سکیں، پھر ترجیح وتائیدِ احناف میں کہیں بھی کسی دوسرے امام یا فقیہ کی بے وقعتی یا تعصب برتنے کا شائبہ تک نہیں ہوتا بلکہ ہر ایک کی عظمت واحترام کا پورا لحاظ رکھا جاتا ہے۔

○ اثنائے درس موضوع سے متعلق مباحث پر اکتفاء نہیں کرتے بلکہ اسرار وحکمِ شریعت، اکابرِ تصوف وحکماء اسلام کے حکیمانہ توجیہات اور حقائق ومعارف، بالخصوص قرآنی وتفسیری نکات کو ایسے دلنشیں انداز میں بیان فرماتے ہیں کہ بہت سے قرآنی مشکلات بھی حل ہو جاتے ہیں، بالخصوص ترمذی وبخاری کے ابواب التفسیر میں تو یہ جوہر خوب خوب کھلتے ہیں۔

○ دورانِ تدریس عصرِ حاضر کے علمی ودینی فتنوں، فرقِ باطلہ کی تردید بھی کرتے جاتے ہیں۔ ملکی سیاسیات، اقتصادی ومعاشی مسائل، سائنسی ترقیات کی روشنی میں اسلام کی حقانیت وصداقت پر روشنی ڈالتے رہتے ہیں۔

○ درسِ حدیث کے دوران وہ تمام آداب آخر تک ملحوظ رکھتے ہیں جن کا سلف کے ہاں ذکر ملتا ہے۔ ضعف، بڑھاپے اور بیماری کے باوجود آخر تک دوزانو بیٹھ کر پورے خشوع وخضوع اور استغراق سے محوِ تدریس ہوتے ہیں، شدید ضرورت سے بھی نہ پہلو بدلتے نہ تکیہ لگاتے ہیں یہی حالت مطالعہ میں بھی ہوتی ہے۔

○ یوں تو حضرت کی طبیعت سراپا شفقت وتحمل ہے ہی مگر دورانِ درس طلبہ سے شفقت، بے تکلفی اور لطافت وظرافت اور بذلہ سنجی کا عجیب معاملہ ہوتا ہے۔ طلبہ کے نہایت نامناسب سوالات سے بھی ناگواری کے آثار ظاہر نہیں ہوتے اور نہایت خندہ پیشانی سے جواب دیتے ہیں۔

○ ایک اہم بات جو آپ کو اپنے شیخ حضرت مدنی ؒ سے ورثہ میں ملی ہے وہ یہ کہ درس کا رنگ اول سے آخر تک ایک ہی رہتا ہے۔ آخر سال میں جبکہ امتحانات سر پر ہوں وہی تفصیلی تحقیق اور وہی ذوق وشوق اور حدیث کے تمام گوشوں پر سیر حاصل گفتگو، البتہ تعلیمی سال ختم ہونے کے ساتھ آپ کے اوقاتِ تدریس میں بھی اضافہ ہوتا رہتا ہے، جب صحت ٹھیک تھی تو ظہر عصر اور مغرب کے درمیان بلکہ رات گئے تک پڑھاتے تھے اور آخر تک تدریس کا وہی رنگ ہوتا تھا۔

○ ان اکابر کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق ووارفتگی کی جو کیفیات حاصل ہوتی ہیں اس کا پورا ظہور حضرت کے درس میں بھی ہوتا ہے۔ ہر بار اسم گرامی پر درود وسلام، صحابہ وتابعین، رواۃ کے لیے کلماتِ ترضیہ کا پورا اہتمام رہتا ہے۔

الغرض یہ چند جھلکیاں ہیں حضرت شیخ الحدیث کے درسِ حدیث کی،

جس کا اصل ادراک تو وہی خوش قسمت کر چکے ہیں جنہیں درس میں باقاعدہ شرکت کی سعادت ملی ۔

ان حالات میں کہ طلبہ کی علمی استعداد کمزور، ہمتیں پست اور طبائع میں سہل پسندی آرہی ہے اور عموماً طلبۂ حدیث کو اپنے اساتذہ کے امالی درس قلمبند کرنے اور اس سے کما حقہٗ استفادہ ممکن نہیں رہا۔ انشاء اللہ پیشِ نظر کتاب ایک کامل شیخ اور استاذ کا کام دے گی اور عام اہلِ علم کے لیے بھی یہ مجموعہ افادات نسخۂ کیمیا ثابت ہوگا۔

کتاب کی ترتیب و تدوین اور تحقیق و مراجعت میں حتی الوسع پوری محنت و کاوش سے کام لیا گیا ہے۔ ہمارے فاضل عزیز جناب مولانا عبدالقیوم حقانی فاضل دارالعلوم حقانیہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس عظیم خدمت کی توفیق دی پچھلے دو ڈھائی سال سے مستقل اس کام میں لگے رہے اور احقر بھی از اول تا آخر سارے مراحل میں شریک رہا۔ تاہم مجھے اعتراف ہے کہ اس جلیل القدر کام کا پورا حق ادا نہیں کیا جا سکا اور زبان و بیان وغیرہ کے لحاظ سے ضرور فروگذاشتیں رہ گئی ہوں گی۔ اہلِ علم سے توقع ہے کہ وہ ایسی کوتاہیوں اور کام کو بہتر سے بہتر بنانے کے سلسلہ میں مشوروں اور ہدایات سے مطلع کریں گے تاکہ اگلی جلدوں میں اس سے راہنمائی حاصل کی جا سکے ـــــ اللہ تعالیٰ اس حقیر جدوجہد کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور اسے صاحبِ افادات مدظلہٗ مرتبین و ناشرین کے بلندئ مراتب کا سبب بنا دے اور یہ ملتِ مسلمہ کی کتاب و سنت کے جادۂ مستقیم سے وابستگی کا ذریعہ ہو اور ہمیں توفیق دے کہ ہم حضرت مدظلہٗ کے حیاتِ مستطاب میں باقی جلدیں بھی ملتِ اسلامیہ کے سامنے پیش کر سکیں۔

وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ۔

قرآن حکیم اور تعمیرِ اخلاق

از مولانا سمیع الحق مدیر الحق ۔ تعمیرِ اخلاق ۔ اصلاحِ معاشرہ ۔ تطہیرِ نفس میں قرآن حکیم کا معتدلانہ انداز اور حکیمانہ طرزِ عمل، عبادات کا اخلاقی پہلو ۔ قیمت چار روپے !

"ارشاداتِ حکیم الاسلام"

از علامہ قاری محمد طیب صاحب قاسمیؒ مہتمم دارالعلوم دیوبند۔

دارالعلوم حقانیہ میں معجزاتِ انبیاء، دارالعلوم دیوبند کی روحانی عظمت اور مقام پر حضرت قاری صاحب قدس سرہٗ کی حکیمانہ اور فاضلانہ تقریریں ۔ قیمت ۱/۵۰ روپیہ

مؤتمر المصنفین ۔ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ۔ ضلع نوشہرہ